اردو کے عظیم ناول نگاروں میں ڈپٹی نذیر احمد کا نام

سرِ فہرست ناموں میں سے ایک ہے۔ اس کی کئی وجوہات ہیں جن

میں سے سب سے اہم اور لائقِ تذکرہ یہ ہے کہ وہ اردو کے پہلے اور

باضابطہ ناول نگار کی حیثیت سے تسلیم کیے گئے ہیں۔

ڈپٹی نذیر احمد کی ناول نگاری سے متعلق خیالات کا اگر تجزیہ کیا

جائے تو یہ بات نکل کر سامنے آتی ہے کہ مختلف ناقدین

کے خیالات اُن سے متعلق الگ الگ ہیں۔ کچھ تو انہیں ناول

نگار کی حیثیت سے تسلیم ہی نہیں کرتے ایسے لوگوں کا خیال ہے کہ

چونکہ ان کے ناولوں میں اصلاحی اور تبلیغی مقاصد کی تکمیل و تحصیل

پر زور دیا گیا ہے اور فن کہیں پیچھے چھوٹ گیا ہے۔ تو دوسری

جانب زیادہ تر ناقدین انہیں صفِ اول کا ناول نگار تسلیم کرتے

ہوئے یہ جواز پیش کرتے ہیں کہ اصلاحات نظریات بھی

سماج میں ظہور پذیر ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ سماج کے

معاملات و مسائل کے منفی و مثبت پہلوؤں کو بھی زیر

بحث لایا جائے گا۔ "بقول ڈاکٹر شمشاد اختر ادب چاہے

جس دور کا ہو۔ سماج ہی اس کا موضوع ہوتا ہے اور

ادب کا مقصد محض تفریح کے مواقع فراہم کرنا نہیں ہوتا بلکہ

ادب قوم کے ایک مخلص اور حساس دوست کی حیثیت رکھتا ہے

ادب صرف جملوں کی ساخت و تراش خراش کا نام محض نہیں

بلکہ ادب کی تخلیق کے لیے حساس دل کے ساتھ سماج میں مثبت

تبدیلیوں کی خاطر متحرک رہنے کی ہمت کا بھی متقاضی ہوتا ہے"

اور بلا مبالغہ یہ رائے قائم کی جا سکتی ہے کہ نذیر

احمد نہ صرف جملوں کے ماہر ہیں بلکہ اعلیٰ ادبی ذوق رکھتے

ہوئے ناول نگاری کے فن میں اچھا اس طرح کا کمال دکھاتے

ہیں جس سے ناول نگاری کا فن اپنے اولین دور میں ہی